قسط (٦)

# اسلام کا سیاسی نظام

## خدمتِ خلق کے واقعات کا تذکرہ

فرمانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"سیّد القوم فی السّفر خادمھم فمن سبقھم بخدمۃ لم یسبقوہ بعمل الّا الشّھادۃ ـ" (مشکوٰۃ ص۳۴۰، عن سھل بن سعدؓ)

"قوم کا سردار سفر میں ان کا خادم ہوتا ہے۔ جو شخص خدمت میں آگے بڑھ جائے، شہادت کے سوا کوئی عمل اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔"

معلوم ہُوا کہ قوم کی خدمت گزاری بہت بڑا نیک عمل ہے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ :

"من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ ـ"

"جو شخص اپنے بھائی کو نفع دے سکے، وہ اسے نفع پہنچائے۔"

کسی دوسرے کو نفع پہنچانا جبھی ممکن ہے کہ انسان اپنا طمع اور دنیاوی لالچ چھوڑ دے۔ خلفائے اسلام کا یہ خاصہ تھا کہ وہ دنیا کے لالچ میں نہیں پڑتے تھے۔ امام ابنِ کثیرؒ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے متعلق البدایہ ج ۷، ص ۱۴۴ پر لکھتے ہیں :

"ابن معاویہؓ بیان فرماتے ہیں، جہاں تک ابوبکرؓ کا تعلق ہے، نہ تو انہوں نے دنیا کا ارادہ کیا اور نہ ہی دنیا نے ان کا ارادہ کیا، اور جہاں تک حضرت عمرؓ کا معاملہ ہے، دنیا نے تو آپؓ کا ارادہ کیا، لیکن انہوں نے دنیا کو نہ چاہا۔ رہے ہم، تو ہم پوری طرح اس میں غرق ہوچکے ہیں۔"

اصابہ ج ۲ ص ۲۴۷ پر ہے، حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں :

" ما منّا من احد ادرک الدّنیا الّا مالت بہ و مال بھا غیر

عبد اللہ بن عمر :"

"ہم میں سے جس نے بھی دنیا کو پایا، وہ اس کی طرف مائل ہو گیا اور دنیا اس کی طرف مائل ہو گئی، سوائے عمرؓ کے بیٹے عبد اللہ کے!"

معلوم ہوا کہ خلفائے اسلام، بالخصوص حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ دنیا میں ملوث نہیں ہوئے تھے، اسی لیے خدمتِ خلق میں وہ بہت نمایاں نظر آتے ہیں۔ اپنے اسی مقالہ کی ابتداء میں ہم صدیقِ اکبرؓ کا خطبۂ خلافت درج کر چکے ہیں۔ اس کو پڑھ کر ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ آپؓ کے دل میں خدمتِ انسانی کا جذبہ کس قدر موجزن تھا، اور اسی چیز کو آپؓ نے خلافت کی کامیابی کا معیار سمجھا تھا۔ مزید یہ کہ امام سیوطیؒ، حضرت عمر فاروقؓ کے حوالے سے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے متعلق ایک عجیب واقعہ نقل کرتے ہیں:

"حضرت عمر فاروقؓ مدینہ میں ایک نابینا بوڑھی عورت کا کام کاج کرنے کے لیے رات کو تشریف لے جاتے اور اس کے لیے پانی وغیرہ مہیا کرتے، لیکن کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب آپؓ اس کے پاس پہنچتے تو معلوم ہوتا، کوئی شخص پہلے سے اس کے کام نپٹا گیا ہے۔ ایک دن عمر فاروقؓ چھپ کر بیٹھ گئے تاکہ معلوم کریں، وہ کون شخص ہے جو یہ خدمات انجام دیتا ہے، تھوڑی دیر بعد انہوں نے دیکھا کہ خلیفۃ الرسولؐ حضرت ابو بکر صدیقؓ تشریف لا رہے ہیں۔ عمر فاروقؓ نے آپؓ کو دیکھ کر کہا، واللہ! آپ ایسے ہی ہیں۔" (تاریخ الخلفاء ص ۸۰)

حضرت انیسہؓ کہتی ہیں کہ ابو بکر صدیقؓ چار سال تک (خلافت سے قبل تین سال اور دورانِ خلافت ایک سال) ہم میں رہے۔ قبیلہ کی چھوٹی بچیاں آپؓ کے پاس اپنی اپنی بکریاں لے کر آتیں تو آپؓ ان بکریوں کا دودھ دوہ دیا کرتے!

## حضرت عمر فاروقؓ کا جذبۂ خدمتِ خلق:

امیر المؤمنین حضرت عمرِ فاروقؓ کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کا طویل زمانہ عطا فرمایا تھا۔ آپؓ کے دورِ خلافت میں بہت سے ایسے واقعات موجود ہیں، جن کو پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپؓ امیر المؤمنین ہوتے ہوئے بھی خادم المسلمین ہی تھے۔

ذیل میں ہم ان میں سے چند واقعات کا تذکرہ کریں گے، تاکہ یہ ہمارے سیاستدانوں کے لیے عبرت ونصیحت کا باعث بنیں۔

مؤرخین نے لکھا ہے کہ آپؓ کی خلافت کا رقبہ بائیس لاکھ مربع میل تک پھیلا ہؤا تھا۔ اس کے باوجود سلطنتِ اسلامیہ کا یہ عظیم سیاستدان کتاب وسنّت کی پابندی کے ساتھ دن رات اپنی رعایا کی خدمت میں مصروف رہتا تھا۔ چشمِ فلک نے اس عظیم درویش صفت حکمران کے بعد ایسا شخص نہیں دیکھا کہ جس کے رعب داب سے قیصر وکسرٰی کانپتے ہوں، لیکن خود وہ فقیرانہ لباس پہن کر شدید گرمی کے عالم میں بیت المال کا اونٹ تلاش کر رہا ہو ـــــ چنانچہ البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۱۲۶ پر ہے:

(۱) حضرت علیؓ نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ کو مدینہ منورہ کے گردو نواح میں دوڑتے ہوئے دیکھا تو پوچھا، یہ کیا معاملہ ہے؟ آپؓ نے جواب دیا، بیت المال کا ایک اونٹ بھاگ گیا ہے، اسے تلاش کر رہا ہوں۔ حضرت علیؓ نے یہ سُن کر فرمایا، آپؓ نے یہ مثال قائم کر کے اپنے بعد میں آنے والے خلفاء کو مشقت میں ڈال دیا ہے ـــــ یعنی اس قدر جذبۂ خدمت اور خدا خوفی کے وہ متحمل نہیں ہو سکیں گے!

(۲) ایک دفعہ آپؓ اور آپؓ کا غلام اسلم رات کے وقت مدینہ منورہ سے باہر گئے تو ایک خیمہ نظر آیا۔ قریب پہنچے تو ایک عورت کے رونے کی آواز سنائی دی جو دردِزہ میں مبتلا تھی۔ آپؓ نے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ میں عربیہ عورت ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں۔ آپؓ یہ سُن کر رو پڑے، پھر دوڑتے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے۔ اپنی زوجہ محترمہ حضرت امِ کلثوم سے کہا، ایک ثواب کا کام ہے، کریں گی؟ پھر واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے فوراً تیاری کر لی۔ خود آپؓ نے آٹا اور گھی اٹھا لیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں اس عورت کے پاس پہنچے۔ امِ کلثوم خیمہ کے اندر چلی گئیں۔ اور آپؓ اس کے خاوند کے پاس خیمہ سے باہر بیٹھے گفتگو کرتے رہے۔ اس شخص کو معلوم نہ تھا کہ آپؓ کون ہیں۔ تھوڑی دیر بعد اس عورت کے لڑکا پیدا ہؤا تو حضرت امِ کلثوم نے آواز دی۔ امیر المؤمنین! اپنے ساتھی کو بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری سنا

دیجیئے! یہ آواز سُن کر وہ شخص گھبرایا۔ اور امیر المومنین کی خدمت میں عذر کرنے لگا۔ آپؓ نے اسے تسلی دی، نان و نفقہ دیا اور واپس تشریف لے آئے۔ (البدایہ ص ۱۲۶)

(۳) مدینہ منورہ میں تاجروں کا ایک قافلہ عید گاہ کے قریب اترا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عبد الرحمان بن عوفؓ سے فرمایا، رات کو ہم ان کا پہرہ دیں گے۔ دونوں ہی رات بھر پہرہ دیتے رہے اور نماز پڑھتے رہے۔ اس دوران حضرت عمرؓ نے بچے کے رونے کی آواز سنی تو اس کی والدہ سے فرمایا، اللہ سے ڈرا ور بچے کو سنبھال کر رکھ۔ پھر رونے کی آواز آئی تو وہی بات کہی۔ تیسری دفعہ جب بچہ رویا تو آپؓ نے اس کی والدہ سے فرمایا۔ تو کوئی اچھی والدہ نہیں، بچہ کو سنبھال کر نہیں رکھ سکتی، وہ بولی، میں اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں اور یہ چھوڑتا نہیں۔ آپؓ نے دودھ چھڑانے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا، امیر المؤمنین دودھ پینے والے بچوں کا وظیفہ مقرر نہیں کرتے۔ آپؓ نے پوچھا، اس کی عمر کتنی ہے؟ اس نے کہا، چند ماہ! آپؓ نے فرمایا، جلدی نہ کرنا۔ پھر آپؓ کو بے حد رنج ہوا اور صبح کی نماز رو رو کر ادا کی۔ نماز کے بعد اعلان کروا دیا کہ مائیں اپنے بچوں کے دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کریں، ہم ہر نومولود کا وظیفہ مقرر کر رہے ہیں۔ پھر آپؓ نے یہ حکم جاری کر دیا! (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۲۰۱)

(۴) حضرت طلحہ بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات اندھیرے میں عمر فاروقؓ ایک گھر میں داخل ہوئے۔ صبح کے وقت میں نے جا کر دیکھا کہ ایک نابینا اور لنگڑی عورت اس گھر میں تھی۔ میں نے اس سے پوچھا، یہ آدمی رات کو تیرے پاس کیوں آیا تھا؟ اس نے کہا کہ یہ آدمی تو بہت مدت سے میرے گھر کا کام کاج کر جاتا ہے۔ آتا ہے اور گندگی وغیرہ صاف کر کے چلا جاتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں ندامت محسوس کی اور کہا کہ اے طلحہ تجھ پر افسوس، تو عمر فاروقؓ کی غلطیاں تلاش کرتا پھرتا ہے، جب کہ وہ ایسی نیکیوں میں مصروف ہے! (البدایہ والنہایہ ج ۷، ص ۱۳۵)

علامہ دمیریؒ نے اپنی مشہور کتاب "حیاۃ الحیوان" میں اسی واقعہ کو بڑے رقت انگیز انداز میں تفصیلاً بیان کیا ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ:

(۵) جب عمر فاروقؓ ملکِ شام سے واپس لوٹے تو فرداً فرداً لوگوں سے ملے، تاکہ

ان کے حالات معلوم کریں۔ ایک بڑھیا کے خیمہ کے پاس سے گزرے تو اس نے آپؓ کو دیکھ کر پوچھا، اے شخص، عمرؓ کا کیا بنا؟ کہا، شام سے توصحیح سلامت واپس آگیا ہے۔ بڑھیا نے کہا، اس کا برا ہو! پوچھا، یہ کس لیے؟ کہنے لگی، جب سے وہ مسلمانوں کا والی بنا ہے، ہمیں کوئی درہم، دینار نہیں ملا۔ آپؓ نے کہا، عمر کو تیرے حال کا کیا پتہ، تو تو اس جگہ ہے؟ وُہ بولی، میں تو سمجھتی ہوں کہ جو شخص مسلمانوں کا والی ہے، اسے مشرق اور مغرب تک رعایا کا حال معلوم ہونا چاہیے۔ حضرت عمرؓ یہ سُن کر رو دیے اور اپنے آپ سے کہا، عمر! تجھ سے تو بوڑھی عورتیں زیادہ سمجھدار نکلیں۔ پھر بڑھیا سے فرمایا، اللہ کی بندی! تجھ پر جو زیادتی ہوئی ہے، اس کا بدلہ لے لے۔ اس نے کہا، اے شخص مجھ سے ٹھٹھا نہ کر! آپؓ نے اصرار کیا، یہاں تک کہ بیس دینار دے کر اس سے اس زیادتی کو معاف کرا لیا۔ اسی دوران اچانک حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بھی وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے آپؓ سے کہا، امیرالمومنین آپ پر سلام ہو! بڑھیا یہ سُن کر بے حد پریشان ہو گئی، ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگی، افسوس میں نے امیرالمؤمنین کو انہی کے سامنے برا بھلا کہا۔ آپؓ نے اسے تسلّی دی اور فرمایا کہ کوئی بات نہیں، اللہ تجھ پر رحم کرے! پھر ایک ٹکڑا طلب کیا تاکہ اس سے معافی نامہ لکھوالیں، لیکن نہ مل سکا تو اپنی قمیص کے پیوند پر لکھا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— عمر نے فلاں عورت کو، خلیفہ بننے سے لے کر آج تک کے لیے بطورِ وظیفہ بیس دینار ادا کر دیئے ہیں۔ اب عمر اس سے بری الذمہ ہو گیا ہے اور وہ میدانِ محشر میں اس کے خلاف کوئی دعوٰی نہ کرے گی ——— نیز اس تحریر پر علی اور عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہم) گواہ ہیں"!

پھر وہ ٹکڑا اپنے بیٹے کو دے دیا اور فرمایا کہ جب میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو یہ میرے کفن میں ڈال دینا، تاکہ اللہ العزت سے ملاقات کے وقت یہ میرے پاس موجود ہو۔"

(۶) حضرت اسلمؒ بیان کرتے ہیں، میں عمر فاروقؓ کے ساتھ ایک رات دارِ ارقم کی طرف گیا، جب ہم "صرار" مقام پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک جگہ آگ روشن ہے۔ آپؓ نے فرمایا شاید یہاں کوئی قافلہ ٹھہرا ہُوا ہے۔ جب قریب پہنچے تو معلوم ہُوا کہ ایک عورت نے ہنڈیا کے

نیچے آگ جلا رکھی ہے اور پاس ہی اس کے بچے رو رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم پر سلام ہو، اے روشنی والو! عورت نے سلام کا جواب دیا تو آپؓ نے پوچھا، قریب آنے کی اجازت ہے؟ عورت نے کہا، اگر چاہیں تو آسکتے ہیں۔ آپؓ نے پوچھا، یہاں کیا کر رہی ہو اور بچے کیوں رو رہے ہیں؟ اس نے کہا، ہم رات اور سردی کی وجہ سے یہاں ٹھہر گئے ہیں اور بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ آپؓ نے پوچھا، آگ پر کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہنڈیا میں صرف پانی ہے، میں بچوں کو بہلا رہی ہوں تاکہ سو جائیں۔ ہمارا اور عمرؓ کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ عمر فاروقؓ بے تاب ہو کر رو پڑے، پھر بھاگتے ہوئے بیت المال کی طرف چلے، میں بھی ساتھ ہو لیا۔ بیت المال سے آپؓ نے آٹے کا تھیلا اور گھی اٹھا لیا۔ میں نے آٹے کا تھیلا آپؓ سے لینا چاہا تو فرمایا، کیا قیامت کے روز میرا بوجھ اٹھاؤ گے؟ غرض آپؓ یہ سامان لے کر عورت کے پاس پہنچے۔ سامان وہاں رکھنے کے بعد آپؓ نے گھی ہنڈیا میں ڈالا اور نیچے آگ جلائی۔ آپؓ پھونک لگا رہے تھے تو دھواں آپؓ کی داڑھی کو چھو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد آپؓ نے ہنڈیا چولہے سے نیچے اتاری، پیالہ طلب کیا اور کھانا اس میں ڈال کر بچوں کے آگے رکھا۔ پھر کہا، کھاؤ! بچوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا ـــــ وہ عورت آپؓ کو دیکھ کر آپؓ کے لیے دعا کر رہی تھی۔ لیکن آپؓ کو پہچانتی نہ تھی۔ جب بچے سو گئے تو آپؓ نے اس عورت کو اخراجات کے لیے رقم دی اور فرمایا، ان بچوں کو بھوک نے بیتاب کیا ہوا تھا، اسی لیے وہ جاگ رہے اور رو رہے تھے۔ (البدایہ ج ۷)

مذکورہ بالا واقعات شاہد ہیں کہ خلفائے اسلام میں خدمتِ خلق کا جذبہ کس حد تک موجود تھا۔ راتوں کو جاگ کر رعایا کے حالات معلوم کرتے اور ان کی تکالیف کا ازالہ فرماتے تھے ـــــ مرقاۃ، شرح مشکوٰۃ، جلد ۱۱، صفحہ ۳۱۱ پر حضرت عمر فاروقؓ ہی سے متعلق درج ذیل واقعہ موجود ہے:

⑦ حضرت عمرؓ ایک رات گشت کرتے ہوئے ایک گھر کے قریب سے گزرے کہ گھر کے اندر سے ایک عورت کی آواز سنائی دی جو اپنی بیٹی سے کہہ رہی تھی، دودھ میں پانی ملا لو۔ لڑکی نے کہا، نہیں! امیر المؤمنین نے اس سے روکا ہوا ہے۔ عورت نے کہا امیر المؤمنین کو کیا خبر؟ لڑکی نے جواب دیا، اگر امیر المؤمنین کو خبر نہیں تو امیر المؤمنین کا رب تو جانتا ہے۔

اندازہ فرمائیے، آپؓ اپنی رعایا پر کس قدر مہربان تھے ___ لوگ رات کو آرام سے سوتے اور آپؓ اپنی نیند تج کر لوگوں کے حالات معلوم کرتے تھے۔

## رعایا کے ساتھ نرمی اختیار کرنا

حضرت عمر فاروقؓ ایک بہت بڑی سلطنت کے سربراہ ہونے کے باوجود نہ تو لوگوں سے انتقامی کارروائی کرتے اور نہ ہی ان پر تشدد کرتے۔ بلکہ بڑی شفقت سے لوگوں کے ساتھ پیش آتے، اور حق بیان کرنے پر ان کا شکریہ ادا کرتے تھے۔ لوگ آپؓ کے سامنے برملا حقیقت کا اظہار کرتے، اور اس میں انہیں کوئی تردد نہ ہوتا تھا ___ اوپر حضرت سلمانؓ کا واقعہ ہم نقل کر چکے ہیں کہ انہوں نے آپؓ پر دو چادریں دیکھ کر آپؓ کی بات سننے سے انکار کر دیا تھا، جبکہ دوسرے لوگوں کو ایک ایک چادر ملی تھی ___ اسی سے ملتا جلتا ایک واقعہ امام ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں درج فرماتے ہیں:

ایک دن عمر فاروقؓ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا، لوگو! تم عورتوں کے مہر زیادہ مقرر کرتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے مہر چار سو درہم سے زیادہ نہ تھے۔ اگر زیادہ مہر مقرر کرنا کوئی اچھا یا باعزت کام ہوتا تو یہ حضرات ایسا ضرور کرتے ___ فلہٰذا کوئی شخص چار سو درہم سے زیادہ مہر مقرر نہ کرے۔ یہ سُن کر ایک عورت بولی، عمرؓ! کیا آپ کو قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا حکم معلوم نہیں؟ ___ "وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا" کہ "اگر تم ان عورتوں میں سے کسی کو خزانہ بھی دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو!" ___ آپؓ نے یہ سُن کر اللہ رب العزت سے معافی مانگی، دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں کو زیادہ مہر کا اختیار دے دیا۔ ساتھ ہی فرمایا، عمر سے تو سبھی لوگ زیادہ سمجھدار ہیں! (ایک روایت میں مزید الفاظ یہ ہیں کہ) ایک عورت اس مسئلہ میں عمر پر غالب آگئی ہے (جبکہ ایک روایت یوں ہے کہ) عورت نے درست کہا، اور مرد غلطی کر گیا! (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۶۷)

آپؓ فرمایا کرتے تھے، مجھے وہ شخص زیادہ پسند ہے جو میرے پاس میری غلطیاں بیان کرے۔

ایک دفعہ مہاجرین و انصار کی ایک مجلس میں عمر فاروقؓ نے فرمایا، اگر میں معاملات

یں نرمی برتوں تو آپ حضرات کیا کریں گے ؟ بشر بن سعدؓ بولے کہ ہم آپ کو تیر کی طرح سیدھا کر دیں گے۔ آپؓ نے یہ سُن کر فرمایا، آپ لوگ ایسے ہی ہیں! (مرقاۃ ج ۹ ص۲۳۲)

ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ آزادئ رائے کے کس حد تک قائل تھے اور لوگوں کی برملا تنقید کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہ! (جاری ہے)

شعر و ادب

جناب اسرار احمد سہاوری

# اسلام کا بم

ہم پر ہے یہ الزام کہ مائل بہ ستم ہیں
کُفّار کا دعوٰی ہے کہ وہ اہلِ کرم ہیں

یہ خوف کا اظہار بھی ہے مکر سراسر
فی الاصل تو ہم ہر جگہ مظلومِ ستم ہیں

ملحد ہیں تباہی کی طرف خود ہی خراماں
ایمان کی تسلیم سے خود مائلِ رم ہیں

نادان کے نزدیک ہیں ہم خون کے پیاسے
ہم امن کے داعی بھی ہیں مائل بہ کرم ہیں

توحید کا جھنڈا لئے پھرتے ہیں جہاں میں
لرزاں اسی یلغار سے مغرب کے صنم ہیں

گُلزار میں سرگرمِ سفر ہوں تو صبا ہیں
گردشت نوردی کریں صرصر کا علم ہیں

ہر گام ہیں پٹا ہوا خوشبو کا سفر ہے
ہم قاسمِ انوار ہیں قتّالِ اَلَم ہیں

ہر نقشِ قدم راہنما تم کو ملے گا
منزل کی طرف راہ نُما بدرقہ ہم ہیں

اُلفت کی نگاہوں کے لیے خاک نشیں ہم
نفرت کی نظر کے لیے اسلام کا بم ہیں

اپنی مدد آپ کے تحت ہم نے قرآن و حدیث کی تعلیم اور مسلکِ حقہ اہلحدیث کی ترویج و اشاعت کے لیے اسلامی سال کے آغاز میں یکم محرم الحرام سے استاذ المکرم فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ محمد مدنی صاحب رئیس جامعہ علومِ اثریہ جہلم و نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نام سے "مدنی لائبریری اہلحدیث" کے باقاعدہ اجزاء کا اہتمام کیا ہے۔

جماعت کے مخلص لوگوں سے اپیل ہے کہ کتب تفسیر، حدیث اور مسلکی لٹریچر بھیج کر ثواب دارین حاصل کریں!

نور احمد ساجد کٹوی۔ سرپرست مدنی لائبریری اہلحدیث ـــــ چک ۲۴۳ ر ب نئی آبادی
جھوک کھرلاں ڈاکخانہ روشن والا سمندری روڈ فیصل آباد